

## ثقافتی سفیر:

# ہندوستان میں فلبرائٹ پروگرام کا اثر

جین ای. شوکوسکی

- ہورڈ یونیورسٹی، واشنگٹن ڈی سی میں بھیکل انجیئرنگ کے پروفیسر جان تھاراکن نے بتکا ہے، چنی میں خطرناک فضل کو ماحولیات کے لیے کم صرفت رساں بنانے کے لیے جیاتی طریقوں پر تحقیق کی اور اس موضوع پر ایک سمینار کا انتظام کیا۔

- الاباما یونیورسٹی، نکالوسا میں میان الاقوامی تعلقات کے کچھ فران اولن اپنی گرانٹ کی مدت کے دروان دبلي کی جواہر لال نہر یونیورسٹی میں پڑھتی رہیں۔ انہوں نے امریکی خارجہ پالیسی، سیاست اور میڈیا پر ہندو امریکیوں کے اثرات اور ناکن الیون کے بعد امریکہ میں برپا ہونے والے تغیرات اور ایک تینی احتجاجی ہوئی طاقت کے طور پر ہندوستان سے امریکی ارباب علم کی گہری دلچسپی کے موضوعات پر کافر اس میں تقریر کی۔

- کنٹ اسٹیٹ یونیورسٹی، اوہائیو کے مائیکل آئی، کالٹسکی نے پیالہ، پنجاب کی نیتا جی سماش بھیش انسٹی ٹیٹ آف اپہاریں میں علم علومیات اور ریش اور حکیم کو دیکھنے کی تدبیح دی۔

- شرکاء کے افراد خاندان بھی ثقافتی سفیر ہو جاتے ہیں۔ امریکن بائیلووی کے پروفیسر رحیم کنان اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ ۲۰۰۷ء میں جی بی پیٹ یونیورسٹی اتنا ہندوستانی میں رہتے تھے۔ انہوں نے وہاں ایک تجھ کلب شروع کر دیا اور تاریخی میں کمایوں کے ہمایاں اعلاقوں میں جیاتی تعلقات کے متعلق واقعیت پڑھانے کے لیے پرندوں کے مشاہدے کے کلاس شروع کر دیے۔ ان کے دس سال کے میانے میں امت کو پرندوں کے مشاہدے کا بڑا شوق ہو گیا اور باہر دوڑوں میں معاونت کرنے لگا۔

- امریکے جانے والے ہندوستانی اسکارلوں نے اپنے ملک کی مالا مال ثقافت سے لوگوں کو آشنا کرنے کے علاوہ مسائل حاضرہ پر اپنے نظریات کا انکھار بھی کیا۔

- ستہ زیوریں کاٹنے احمد آباد کی ریٹا کوخاری نے سادران ایلی توائے یونیورسٹی، کار بنڈیل میں

**امریکی** ایجینچن پروگرام نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے ہزاروں طلباء، اساتذہ، ماہرین علوم اور پیشوروں کے خوابوں کی تجسسی میں اور زیادہ سے زیادہ علم و مقاومت میں ان کی مدد کرتا رہا ہے۔ ہری خاموشی سے یہ ان لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتا رہا ہے جو امریکہ یا ہندوستان میں مطالعاتی، تدریسی یا تحقیقی کام کرتے رہے ہیں۔ دوسروں کو اپنے تحریکات سے آگاہ کرنے میں یہ پروگرام معاونت کرتا رہا ہے۔

کوئی ۵۰۰۰ "ثقافتی سفراء" جو فلبرائٹ پروگرام سے مستفیض ہو چکے ہیں، ایک بہت وسیع علمی نیٹ ورک کی حیثیت سے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔

پال ایمیٹھر جو ریاضی کے استاد ہیں نے ہندوستان میں اپنے تحریکات کے بارے میں ایک بائگ میں درج کیا کہ "ہر وہ شخص جو رابطہ میں تھا، طلباء اور اساتذہ سے لے کر ملیوں، رکھنے والوں سے لے کر پڑھیوں اور دکانداروں تک، ہر کسی سے ہم نے دوستی کر لی اور ہماری فیلی کا ہر فرد طرح طرح سے متاثر ہوا۔"

بیکروں کے لیے تو ایک گرانٹ کے لیے درخواست دینا ہی بیرون ملک کی پروجیکٹ کی تجویز کا منصوبہ ہانے اور ہاں زندگی کا تصور کرنے کا پہلا موقع تھا۔ یہ صلاحیتوں کی بنیاد پر ایک کھلا ہوا مقابلہ ہے اور علمی آزادی پر اصرار کرتا ہے۔ ہندوستان میں امریکی تعلیمی قواؤنیشن (یوائی ای ایف آئی) دونوں ملکوں کے درمیان تباہوں کا اہتمام کرتا ہے۔ ہندوستانی اور امریکی ماہرین پر مشتمل ایک سماکش کمیٹی ناکام ہونے والے امیدواروں کو مشورے دیتی ہے کہ وہ اپنی تجویزوں کو کس طرح زیادہ مضبوط ہنا کیں۔ چونکہ یہ گرانٹیں مقابلے کی بنیاد پر منظور کی جاتی ہیں، اس لیے خود اس کارروائی سے بہت سارے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ان سب کو خود کو بیرون ملک ثقافتی سفیر تصور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

بعض اوقات ہندوستان آنے والے امریکی اسکارلوں کو خود اپنے سماج کو زیادہ گہرائی کے ساتھ سمجھتے اور یہ پاتا رہات، دوستیاں پڑھانے اور پیشوارہ فروغ دینے کا موقع ملتا ہے۔ حالیہ رسولوں میں امریکی اسکارلوں نے میزورم میں جنگلاتی معاملات کی تعلیم دی ہے، چیس گزہ میں علم بشریات پڑھایا ہے اور مشاورت کی ہے، ہریانہ میں مواصلات کی تعلیم دی ہے اور مہاراشٹر میں گھر بیوی بھی کی دیکھائیں اور کشیر میں طلباء سے اطلاعاتی تکنالوجی کے میدان میں انسانی وسائل کے مسائل پر گفتگو کی۔

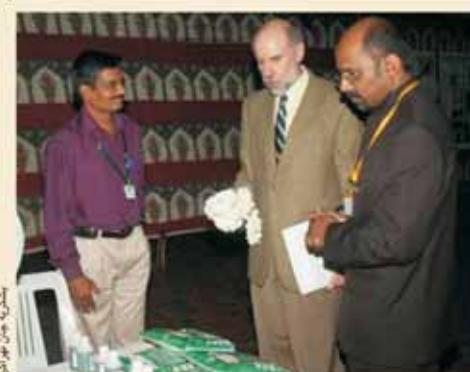


یو ایس ای ایف آئی کی ڈائریکٹر، جین شوکوسکی (سب سے دائیں) چنی، تمل ناڈو میں نومبر ۲۰۰۷ء میں انٹر نیشنل لیڈر شپ ان ایجوکیشن پروگرام کے فیلوز کے ساتھ پری ذیبارجر اور یونیٹیشن کے دوران محو گفتگویہ فیلوز ہیں (بائیں سے) بابی بی، ار، اینیتا کے نائب، یو ایس ای ایف آئی کی کارکنان سرینا پرانجھے، امرتا گھوش، راما کرشنا مورتی سانتے میں یو ایس فلبرائٹ تبادلہ ٹیچر سارہ شمعت۔

دائیں: رگھو پتی کننا، اترانچل کے پنت نگر کے نزدیک سنجے ون میں علی تدریس کے دوران ایک کمیاب پرندہ دکھاتے ہوئے یہ طبلہ جی میں پنت یونیورسٹی میں کن کے قائم کردہ پنت نیجر کلب کا حصہ ہے۔

سب سے دائیں: مائیکل اٹنی، کنسسکی، ہریانہ کے فرید اباد انسٹی ٹیوٹ اف نکنالوجی میں دسمبر ۲۰۰۷ میں جی ایل کہنے، دین دھار شمنٹ اف ہوارپیز اینڈ ہیلتھ سائنس سے ٹرافی لیتے ہوئے۔

دائیں: تعل ناؤ کی ایک دوا ساز کمپنی لیکنوشیم لمبینڈ کی ایک کارکن این شنکر، یو ایس یونیورسٹی میں کونسل برائی رابطہ عامہ، فریدرک چے، کہلان (دریمان میں) اور ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر، ڈاکٹر جان تھراکن سے چنٹی میں ۲۰۰۷ میں بایولو جیکل میتھدش اف ویست ٹریشنٹ اینڈ میٹچمنٹ پر سمپوزیم کے دوران گفتگو کرتے ہوئے۔



۲۰۰۲ کے گھر ات کے خاداٹ پر میڈیا کی رپورٹوں پر لکھر دیا۔ درخواست دہنگان اور معاصرا کارروں کو مشورے دیتے ہیں اور اکٹر کی میدان میں کسی تبدیلی کی قیادت کرتے ہیں۔

۲۰۰۶ میں سنتائی یونیورسٹی میں انجینئرنگ کے پروفیسر ڈیمل آرٹر نے ائمین انسٹی ٹیوٹ آف

سائنس، بنگور میں اور منی پال یونیورسٹی، کرناٹک میں ما حلیاتی بائیوکنائو جی کی تعلیم دی۔ انہوں نے ہندوستانی ساتھیوں سے مل کر کام کیا اور پانی کی کوائی پر تحقیق کے لیے امریکی پیشکش سائنس فاؤنڈیشن سے فنڈ حاصل کیے۔ ۲۰۰۶ میں دہلی یونیورسٹی کے اسکول برائے ما حلیاتی مطالعہ جات کے عبدالجیل

بنگور کی انسٹی ٹیوٹ برائے سماجی اور اقتصادی تغیرات کی ایک محقق سربانی تکمیلی جنوبی ایشیا

میں زیریز میں پانی کے بندوبست کی اقتصادیات پر ایک مقا انتہیش فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی

تھی، جو شیلی ہند میں تالابی بگلوں پر آلوگی کے اڑات کی پیمائش کے لیے تھی۔

۲۰۰۳ میں قائم ہوا تھا اور اسی سال ایک امریکی پروفیسر میری آئز ایلیکٹریکریا گیا۔

یہ تجربہ ہندوستانی اور امریکی طلبہ کے درمیان رابطہ پیدا کرنے پر اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

یونیورسٹی آف شو یارک، برکلن کی قلم پر فیسر ایڈنڈنٹ ڈاؤنٹ ناؤ میں صحت اور سماجی مسائل پر ایک مختصر درس اور یونیورسٹی فلم نانے کے لیے ۲۰۰۲ میں ہندوستان آئیں۔ تین سال بعد ڈاؤنٹ نے ایک

ڈکھنے کے کام لے لیا کہ اسی میں ایس پاٹی کا لئے آف ایگری کلچر کی اسمیتا مستنصر ولی نے ساتھ ڈکھنے کے کام لے لیا کہ اسی میں اسلامی آرت اور فن تعمیر پر لکھر دیا۔

وشا کھا پشم، آندھرا پردیش کی آندھرائیونیورسٹی میں فلسفہ کے پروفیسر ایڈنڈنٹ ایم وی کرشنیا نے عدم تشدد کے پھر کو فوج دینے میں ڈاکٹر مارٹن لوٹھر گک جو سیکھ اور موہن داس کرم چند گاندھی کی مشترک اقدار پر ایشل میں کام لے لیا۔

بنگور کی انسٹی ٹیوٹ برائے سماجی اور اقتصادی تغیرات کی محقق سربانی تکمیلی جنوبی ایشیا میں زیریز میں پانی کے بندوبست کی اقتصادیات پر ایک مقا انتہیش فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی کافرنس، واشنگٹن ڈی سی میں مارچ ۲۰۰۷ میں پڑھا۔

۲۰۰۴ میں ڈیکل ریلیف سوسائٹی، بھنڈڑا، پنجاب میں منیات کے غلط استعمال سے متعلق امور پر کام کرنے والے محبوب عالم نے بگل دیش کے ایک ہیو برت ایچ ہمفرے فیو عالمگیر غلام محمود کے ساتھ کر "پانی موریں بدھوں کو کیون کے خدا دی لوگوں کے خطرناک جنہی رویوں" کے عنوان سے ایک پوسٹر جوں ۲۰۰۷ میں پیش انسٹی ٹیوٹ آف ڈرائیورز کافرنس کے لیے تیار کیا۔

۲۰۰۵ میں ایک ایڈنڈنٹ ایکٹریکریا اور اسی کے ایک پوسٹر کے لیے تیار کیا۔

۲۰۰۶ میں ایک ایڈنڈنٹ ایکٹریکریا اور اسی کے ایک پوسٹر کے لیے تیار کیا۔

۲۰۰۷ میں ایک ایڈنڈنٹ ایکٹریکریا اور اسی کے ایک پوسٹر کے لیے تیار کیا۔

### مزید معلومات کے لئے:

یونائیٹیڈ اسٹیٹ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان ایڈنڈنیا

[www.tulbright-india.org](http://www.tulbright-india.org)

## فل برات ...

پروگرام شروع کیا جس میں ان کے طلبہ ہندوستانی طلبہ کے ساتھ مل کر دستاویزی فلمیں ہنانے کی غرض سے اپنی جنوری کی چھیشوں میں ہندوستان آئے۔

دوسرے اساتذہ نے کاسوں کے درمیان ویڈیو کا انفرنس کیس اور ہندوستانی اور امریکی طلبہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے پروجیکٹ تیار کیے۔

فل برات مل کر کام کرنے اور تجربات کے باہمی تبادلے پر شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مواصلات اور اطلاعاتی تکنالوجی کے ۵ ماہرین نے ایک زبردست نیٹ ورک تیار کیا ہے جو ٹریننگ دیتا ہے۔ قانون کے ہندوستانی اور امریکی ماہرین خصوصی اعلیٰ طبقی



فربین اونیال ہمالیہ کے اپنے سفر کے دوران چنانوں سے بنے ایک گھر کے باہر۔

قانونی تعلیم کے طور طریقے تیار کرنے والے ایسوی ایشن کی مدد کر رہے ہیں۔ امریکی مطالعہ جات کے ہندوستانی اسکالر امریکہ کے کثیر طلی ادب ایسوی ایشن کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ہندوستان

میں اصحاب علم کے سولہ ادارے امریکی اسکالروں کے لکھر کی میزبانی کرتے ہیں اور درخواست و ہندگان کی رہنمائی کرتے ہیں اور انہیں ہمفری فیلوز کے ایسوی ایشن نے ایک علاقوائی کا انفرنس کا

اهتمام کیا۔ امریکی اصحاب علم، فرینڈس آف فل برات برائے ہندوستان (<http://www.fulbrightindiaalumni.org/>) کی اعانت کرتے ہیں جو ہندوستانی اسکالروں کا خیر مقدم کرتا ہے اور طلبہ کے سفر کے لیے فنڈ اکھا کرتا ہے۔ شرکاء کہتے ہیں کہ ان

تبادلوں سے ایسی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ایسا جوش و خروش پیدا ہوتا ہے جو زندگی کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔



پروفیسر جین ای. شوکسکی، ہندوستان میں امریکی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی مئی ۲۰۰۰ سے ڈائرکٹر ہیں۔ اپریل ۲۰۰۸ میں ان کے عہدے کی مدت ختم ہونے والی ہے۔